## سوال

(62)قرآن مجید کی قراء توں کی تعداد

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ کہتے ہین کہ قرآن مجید میں قراء توں کے تعدد کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید میں اختلاف ہے کیونکہ قراءت کے اختلاف سے معنی میں فرق آجاتا ہے مثلا سورۃ الاسراء کی آیت ﴿وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا﴾ میں اگر ﴿يُلَقَّاهُ مَنْشُورًا﴾ پڑھا جائے تو اس سے معنی میں تبدیلی آجائے گی؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ قرآن مجید عربوں کے لغات ولہجات میں سے سات کے مطابق نازل ہوا ہے۔

( صحیح البخاری فضائل القرآن باب انزل القرآن علی سبعا حرف حدیث : 4992۔ و صحیح مسلم صلاۃ المسافرین باب بیان القرآن انزل علی سبعۃ احرف وبیا نو معناہ حدیث : 801)

تاکہ ان پر تلاوت کرنے میں آسانی ہو اور اس طرح یہ بھی اللہ تعالی کی عربوں پر رحمت ہے۔ یہ نقل متواتر سے ثابت ہے اور قرآن مجید کی قرآتیں ہی اس بات پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے جو حکیم ودانا ہے۔

قرآن مجید کی قراء توں کے مختلف ہونے کے معنی تحریف وتبدیلی یا معانی میں التباس یا مقاصد میں تناقض واضطراب کے نہیں ہیں بلکہ قراءتیں بعض کی تصدیق کرتی ہیں اور ان کے معنی ومفہوم کو واضح کرتی ہیں بعض قراء توں کے معانی مین تنوع بھی ہے جن مین سے ہر قراءت ایک ایسے حکم کا فائدہ بخشتی ہے جو مقاصد شرح میں کسی مقصد اور مصالح عباد میں سے کسی مصلحت کی وضاحت کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف قراءتیں اس لیے بھی لائی جاتی ہین کہ ان کے معانی کی حقیقت ایک ہی ہے۔ تشریعی صورت میں ان سب قراء توں کا حکم یکساں ہے ان کے درمیان کو تعارض اور اختلاف نہیں۔ جن آیات مین مختلف قراءتیں وادر ہیں ان میں سے ایک یہ آیت بھی ہے جسے خود سائل نے ذکر کیا ہے اور یہ ہے ارشاد باری تعالی :

﴿وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ ... سورۃ الاسراء

''ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروز قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے اوپر کھلا ہوا پالے گا''

اس آیت میں ( نخرج ) کو نون کے صمہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ اور ( یلقاہ ) کویا کے فتحہ اور قاف مخففہ کے ساتھ پڑھاگیا ہے اور اس کے معنی یہ ہین کہ ہم قیامت کے دن ہر انسان کےلیے ایک کتاب .. یعنی اس کا صحیفہ عمل —نکالیں گے اور انسان کو یہ کتاب کھلی ہوئی ملے گی اگر وہ سعید ہوگا تو اس کتاب کواپنے دائیں ہاتھ میں اور اگر وہ بدبخت ہوگا تو اس کتاب کواپنے بائیں ہاتھ میں لے لے گا۔ ایک قراءت کے مطابق اسے ''يُلَقَّاهُ مَنْشُورًا'' یعنی یاء کے ضمہ اور قاف کے تشدید کے ساتھ بھی پڑھاگیاہے۔ اس کے معنی یہ ہوں کہ ہم ہر انسان کےلیے موت کے کے دن ایک کتاب یعنی اس کا صحیفہ اعمال نکالیں گے اور انسان کو یہ کتاب اس طرح دی جائے گی کہ یہ کتاب کھلی ہوئی ہوگی یعنی آخرکار ان دونوں قراءتوں کے معنی ایک ہیں ہیں کہ جس کو کتاب دی تو اسے مل جاتی ہے اور جس کو کتاب مل گئی وہ اسے گویا دے دی گئی۔

اسی طرح ارشادباری تعالیٰ ہے :

فِى قُلوبِهِم مَرَضٌ فَزادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُم عَذابٌ أَليمٌ بِما كانوا يَكذِبونَ ١٠ ... سورة البقرة

''ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا اور ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کےلئے دردناک عذاب ہے''

اس آیت میں 'یکذبون ''کویاء کے فتحہ کاف کے سکون اور ذال کے کسرہ کے ساتھ پڑھاگیا ہے اور اس کے معنی یہ ہوں گے یہ جھوٹ بولتے ہیں اور اللہ اور مومنوں کے بارے میں جھوٹی خبریں دیتے ہیں۔ اسے 'یکذبوں ''یعنی یاء کے ضمہ کاف کے فتحہ اور ذال مکسورہ کی تشدید کے ساتھ بھی پڑھاگیا ہے اور اس کے معنی یہ ہوں گے کہ انبیاء علیھم السلام اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو وحی لے کر آئے یہ اس کی تکذیب کرتے تھے ان میں سے ایک قراءت کے معنی دوسری قراءت کے مطابق معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسولوں اور لوگوں کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اور دوسری قراءت کے معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نےاپنے رسولوں کی طرف جن احکام کونازل کیا ہے۔ یہ منافق ان کی تکذیب کرتے ہیں یہ دونوں معنی ہی مبنی برحق ہیں کہ یہ منافق جھوٹ بھی بولتے ہیں اور تکذیب بھی کرتے ہیں۔

اس سے واضح ہواکہ تعدد قراءت بھی وحی الہی کی روشنی میں ہے اور یہ حکمت پر مبنی ہے۔ اس میں نہ تو م تحریف وتبدیل کا کوئی پہلو ہے ن اس پر کوئی ناشائستہ امور مرتب ہوتے ہیں نہ اس میں کو تناقض یا اضطراب ہے بلکہ یہ معانی ومقاصد پر متفق ہیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص59

محدث فتویٰ